بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
فون نمبر ۴۹
رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴
اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ — عَسٰٓى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا
روزنامہ الفضل ربوہ
The Daily ALFAZL RABWAH
ایڈیٹر روشن دین تنویر
یوم۔ سہ شنبہ
قیمت فی پرچہ ۱۲ پیسے
جلد ۵۵/۲۰ | ۲۹ امان ۱۳۴۵ ہش ۔ ۶ ذوالحجہ ۱۳۸۵ھ ۔ ۲۹ مارچ ۱۹۶۶ء | نمبر ۷۲

جماعت احمدیہ پاکستان کی

سینتالیسویں مجلس مشاورت نہایت کامیابی اور خیر و خوبی سے اختتام پذیر ہوگئی

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ نے نمائندگان کو روح پرور خطابات اور بیش قیمت ہدایات سے نوازا

اہم تربیتی، اصلاحی اور تنظیمی امور سے متعلق مشورے۔ حضور ایدہ اللہ کی طرف سے سفارشات کی منظوری

صدر انجمن احمدیہ، تحریک جدید اور وقف جدید کے سالانہ بجٹ ہائے آمد و خرچ پر تفصیلی بحث

(ربوہ) — جماعت احمدیہ پاکستان کی سینتالیسویں مجلس مشاورت جو یہاں ۲۵ مارچ بروز جمعۃ المبارک ۲ بجے سہ پہر شروع ہوئی تھی مسلسل تین روز جاری رہنے کے بعد کل مورخہ ۲۷ مارچ کو ۳ بجے سہ پہر نہایت کامیابی اور خیر و خوبی سے اختتام پذیر ہوگئی۔ اس مجلس شوریٰ کو سلسلہ کی تاریخ میں اس لحاظ سے غیر معمولی اہمیت حاصل تھی کہ یہ خلافت ثالثہ کے مبارک دور کی پہلی مجلس شوریٰ تھی۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اس کے جملہ اجلاسوں میں بنفس نفیس شرکت فرما کر صدارت کے فرائض سرانجام دیئے۔ اور نمائندگان کو اپنے روح پرور خطابات اور نہایت بیش قیمت ہدایات سے سرفراز فرمایا۔ نمائندگان نے ایجنڈے میں درج شدہ نہایت اہم تربیتی، اصلاحی اور تنظیمی امور پر تفصیلی غور و فکر اور بحث و تمحیص کے بعد حضور ایدہ اللہ کی خدمت میں مشورے پیش کئے۔ اور حضور نے ان کی پیش کردہ سفارشات پر روشنی ڈال کر ان کے متعلق نہایت اہم فیصلے صادر فرمائے۔

خلافت ثالثہ کے مبارک دور کی اس پہلی مجلس مشاورت کے تین دن میں چار اجلاس منعقد ہوئے جو مجموعی طور پر ۱۹ گھنٹوں سے زیادہ عرصہ تک جاری رہے۔ ان اجلاسوں میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی زیر ہدایت باری باری محترم شیخ بشیر احمد صاحب سابق جج مغربی پاکستان ہائی کورٹ لاہور، محترم مرزا عبدالحق صاحب ایڈووکیٹ امیر جماعت ہائے احمدیہ سابق صوبہ پنجاب و بہاولپور، محترم شیخ محمد احمد صاحب مظہر ایڈووکیٹ امیر جماعت ہائے احمدیہ ضلع لائل پور اور محترم میر محمد بخش صاحب ایڈووکیٹ امیر جماعتہائے احمدیہ ضلع گوجرانوالہ کو صدارت کے فرائض کی سرانجام دہی میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کا ہاتھ بٹانے کا خصوصی شرف حاصل ہوا۔

مورخہ ۲۵ مارچ کو افتتاحی اجلاس میں حضور ایدہ اللہ کی منظوری سے ایجنڈے میں درج شدہ تجاویز پر غور و فکر کے بعد سفارشات پیش کرنے کی غرض سے چار سب کمیٹیوں کا تقرر عمل میں آیا۔ سب کمیٹیوں نے اسی روز رات گئے تک ایجنڈا میں درج شدہ ۱۹ تجاویز پر غور کر کے اپنی سفارشات مرتب کیں۔ مورخہ ۲۶ اور ۲۷ مارچ کو بقیہ تین اجلاسوں میں سب کمیٹیوں کی رپورٹس زیر بحث آئیں، جن میں صدر انجمن احمدیہ، تحریک جدید اور وقف جدید کے سالانہ بجٹ ہائے آمد و خرچ بھی شامل تھے۔ یہ تینوں بجٹ مجموعی طور پر ۷۸،۹۳،۳۴۱/- روپے کی آمد اور اتنی ہی رقم کے اخراجات پر مشتمل تھے۔ سب کمیٹیوں نے مناسب ترامیم کے ساتھ ان سہ بجٹوں کو منظور کرنے کی سفارش کی۔ ان میں سے تحریک جدید اور وقف جدید کے بجٹوں پر (جو علی الترتیب ۳۸،۱۳،۳۸۰/- اور ۱،۷۷،۰۰۰/- روپے کے محاصل و اخراجات پر مشتمل تھے) شوریٰ نے بھی تفصیلی بحث کے بعد انہیں منظور کئے جانے کی سفارش کی۔ جسے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے منظوری عطا فرمائی۔ قلت وقت کی وجہ سے صدر انجمن احمدیہ کے بجٹ بقدر ۳۹،۰۲،۹۶۱/- روپے پر تفصیلی بحث نہ ہو سکی۔ اس کے متعلق شوریٰ نے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں یہ سفارش کی کہ حضور اس بجٹ اور اس سے متعلق سب کمیٹی کی رپورٹ پر نظر ثانی کے لئے ایک کمیٹی مقرر فرما دیں۔ اور اس کمیٹی کے مشورہ کے بعد بجٹ کو جس رنگ میں مناسب خیال فرمائیں۔ منظور فرما لیں۔ حضور نے شوریٰ کی یہ سفارش منظور فرمالی۔

ایجنڈے پر غور مکمل ہونے اور شوریٰ

(باقی صفحہ ۸ پر)

اخبار احمدیہ

ربوہ — ۲۸ مارچ۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ

○ ربوہ ۲۸ مارچ۔ حضرت قاضی محمد عبد اللہ صاحب جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے قدیمی اور مخلص صحابہ میں سے ہیں اور جنہیں حضور علیہ السلام کے ۳۱۳ صحابہ کبار میں شمولیت کا شرف حاصل ہے۔ گزشتہ دس ماہ سے بعارضہ ہائی بلڈ پریشر بہت بیمار ہیں۔ طبیعت میں گھبراہٹ کے علاوہ عام کمزوری دن بدن بڑھ رہی ہے۔ احباب جماعت توجہ اور التزام کے ساتھ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ حضرت قاضی صاحب موصوف کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے اور آپ کی عمر میں برکت ڈالے۔

○ — لاہور (بذریعہ ڈاک) مکرم محمد اکرم صاحب ۱۶ ڈی گلبرگ لاہور مطلع فرماتے ہیں کہ میجر جنرل ملک اختر حسین صاحب کے والد بزرگوار محترم ملک غلام نبی صاحب آجکل صاحب فراش ہیں۔ آپ کا پچھلے دنوں اپریشن ہوا ہے۔ اپریشن تو بفضلہ تعالیٰ کامیاب رہا ہے۔ لیکن اس کے بعد سے بندش پیشاب کی تکلیف ہوگئی ہے۔ آپ بہت مخلص فدائی اور تقویٰ شعار بزرگ ہیں۔ احباب جماعت توجہ اور التزام سے دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ آپ کو اپنے فضل سے صحت یاب فرمائے آمین۔

○ — لاہور — محترمہ بیگم صاحبہ سید عبدالجلیل شاہ صاحب کا گزشتہ جمعہ کو لاہور میں اپریشن ہوا ہے۔ احباب جماعت اپریشن کی کامیابی اور موصوفہ کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا کریں۔

○ — مکرم مولوی منیر الدین احمد صاحب ایم۔اے کینیا (مشرقی افریقہ) میں اعلائے کلمۃ اللہ کے لئے ربوہ سے معہ اہل و عیال مورخہ ۳۰ مارچ بروز بدھ وار بذریعہ چناب ایکسپریس روانہ ہو رہے ہیں۔ دوست زیادہ سے زیادہ تعداد میں ریلوے سٹیشن پر تشریف لے جا کر اپنے مجاہد بھائی کو دعاؤں کے ساتھ رخصت کریں۔ (وکالت تبشیر ربوہ)

مسعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کی۔

روزنامہ الفضل ربوہ

مورخہ ۲۹ مارچ ۱۹۶۶ء

ہماری مجلس مشاورت کی اہمیت

جس طرح اسلام انفرادی زندگی کے لئے ہر شعبہ حیات میں تقویٰ اللہ کو لازمی قرار دیتا ہے۔ اسی طرح اجتماعی زندگی کے لئے بھی تقویٰ اللہ کو ہر عمل کی بنیاد قرار دیتا ہے۔ انفرادی اور اجتماعی زندگیوں میں اخلاقی نقطہ نظر سے کوئی اختلاف نہیں ہے۔ یعنی یہ نہیں ہے کہ انفرادی زندگی میں تو عدل ایک اخلاقی چیز ہو۔ مگر اجتماعی زندگی میں عدل کو نظر انداز کیا جا سکتا ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

لا یجرمنکم شنان قوم علی ان لا تعدلوا اعدلوا

یعنی تمہیں کسی قوم کی دشمنی اس بات پر آمادہ نہ کرے کہ تم اس سے عدل نہ کرو۔ ضرور اس کے ساتھ بھی عدل کرو۔ الغرض اسلام میں انفرادی زندگی اور اجتماعی زندگی بھی بلحاظ اخلاقی اصولوں کے کوئی فرق نہیں ہے۔ ایک ہی اخلاقی اصول ہیں جو دونوں زندگیوں پر عمل کرتے ہیں۔

اس لحاظ سے جو لوگ یہ کہتے ہیں کہ قومی مفاد کے لئے بعض غیر اخلاقی طرز عمل بھی جائز ہوتا ہے۔ غلط ہے آج دنیا میں جو باہمی قومی خلفشار موجود ہے۔ وہ اسی غلط تصور کی وجہ سے ہے۔ غیر مسلم اقوام خاص کر آج یورپی اقوام انفرادی زندگی میں تو مکاری اور کذب طرازی کو نا جائز قرار دیتی ہیں۔ مگر ظاہر باطنی طور پر یہ عقیدہ رکھتی ہیں کہ قومی مفاد کے لئے مکاری اور کذب بیانی جائز ہے۔ چنانچہ یورپ میں میکیاولی اور ہندوستان میں چانکیہ نے حکمرانوں کے لئے ہر قسم کی مکاری کذب، ظلم اور جارحیت کو جائز قرار دیا ہے۔ ان کے نزدیک جس بات پر حکمران کا مقصد پورا ہوتا ہو۔ وہ اختیار کر سکتا ہے۔ خواہ اس سے دوسروں پر صریح ظلم ہی کیوں نہ ہوتا ہو۔ اور خواہ اخلاق کی کتنی ہی مٹی پلید کیوں نہ کرنی پڑے۔ اسلام ایسے طریق کار کو لعنتی قرار دیتا ہے۔ اور یہ تعلیم دیتا ہے کہ خواہ ظلم اور مکاری سے کتنا بھی قومی مفاد نظر آتا ہو۔ ہر حال میں اخلاق کی پابندی کرنی چاہیئے اور دشمن سے بھی اخلاق سے ہی پیش آنا چاہیئے۔

سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنے عمل سے اس کا نمونہ پیش کیا ہے۔ اور اسلام کی اسی تعلیم کے زیر اثر اکثر مسلمان حکمرانوں نے بھی اخلاق کا نہایت اعلیٰ نمونہ پیش کیا ہے۔ چنانچہ صلیبی جنگوں میں سلطان صلاح الدین نے جو اخلاق عالیہ کا نمونہ پیش کیا۔ یورپ میں ضرب المثل کی حیثیت اختیار کر گیا ہے۔ ایک دفعہ جب انگلستان کا بادشاہ رچرڈ بیمار ہوا۔ تو سلطان صلاح الدین خود بھیس بدل کر اس کے علاج کے لئے گیا۔ ایک دفعہ اسی انگریز بادشاہ کا گھوڑا عین معرکہ آرائی کے وقت مارا گیا۔ اور بادشاہ بغیر گھوڑے کے لڑنے لگا۔ جب سلطان صلاح الدین کو علم ہوا۔ تو اس نے اپنے اصطبل سے بہترین گھوڑا اس کو پیش کیا۔

یہ اور اسی قسم کے واقعات مسلمانوں کی تاریخ میں آج ہزاروں مل سکتے ہیں۔ اس کی وجہ یہی ہے کہ مسلمانوں نے جنگ و جدل میں بھی تقویٰ اللہ کو اختیار کئے رکھا اور اخلاق کو اختیار کئے رکھا اور اخلاق کو ہاتھ سے نہیں جانے دیا۔ اب غور کرنا چاہیئے کہ جس اسلام نے دشمن کے ساتھ بھی عدل و انصاف برتنے کی تاکید کی ہے۔ خود اپنے حکومتی کاروبار میں وہ مکاری اور کذب طرازی کو کس طرح برداشت کر سکتا ہے۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ نے مجلس مشاورت کو جو حکومت کا بہترین نمونہ قرار دیا ہے۔ اور فرمایا ہے کہ دنیا کی پارلیمنٹیں اس پر رشک کیا کریں گی۔ تو اس کی وجہ یہی ہے کہ ہماری مجلس مشاورت کے کاروبار کی تمام تر بنیاد تقویٰ اللہ پر ہے۔ تاہم تقویٰ کی حفاظت کے لئے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ نے بعض قواعد بنائے ہیں۔ جن کو ملحوظ رکھنا نہایت ضروری ہے۔ یہ قواعد الفضل میں ہر سال مشاورت سے پہلے شائع کئے جاتے ہیں۔ چنانچہ اس سال بھی شائع کئے گئے ہیں۔ اور ہمیں یقین ہے کہ نمائندگان اور جماعتوں نے ان کو پڑھ لیا ہوگا۔ اور ان کے مطابق عمل کیا ہوگا۔

ہمیں یقین ہے کہ جب کبھی کوئی اسلامی ملک اسلامی اصولوں کے مطابق نظام حکومت کی ترتیب دے گا۔ وہ یہی یا اسی قسم کے قواعد وضع کرے گا۔ ان قواعد سے واضح ہو جاتا ہے کہ اسلامی نظام حکومت کا مالہٗ و ما علیہ کیا ہے۔ آجکل اسلامی ممالک بھی مغربی قسم کی جمہوریت کو اختیار کر رہے ہیں۔ حالانکہ مغربی جمہوریت اور اسلامی نظام حکومت میں زمین و آسمان کا فرق ہے۔ سب سے بڑا اور بنیادی فرق تو یہی ہے کہ مغربی جمہوریت میں الٰہی احکام سے کوئی تعلق نہیں ہوتا۔ انسان ہی قانون بناتے ہیں اور انسان ہی ان میں تبدیلیاں کر سکتے ہیں۔ ایک اسلامی نظام حکومت میں آخری فیصلہ خدا اور رسولؐ کا کام ہے۔ اس لئے مغربی جمہوریت میں سیاسی پارٹی بازی جائز ہے اور ہر پارٹی اقتدار حاصل کرنے کے لئے اخلاقی اصولوں کی پابند نہیں ہے بلکہ میکیاولی اصولوں کو اختیار کرتی ہے۔ اسلامی نظام حکومت میں ایسی کوئی بات نہیں چل سکتی۔ یہی وجہ ہے کہ آج اسلامی ممالک میں مغربی جمہوریت ناکام ہے مگر بعض غیر اسلامی ممالک میں اس کا ڈھانچہ ضرور موجود ہے۔ مثلاً بھارت کو لے لیجئے۔ چونکہ بھارت بھی چانکیہ کی سیاسی فلاسفی پر عمل پیرا ہے۔ اس لئے بظاہر وہ مغربی جمہوریت میں کامیاب نظر آتا ہے۔ پاک اور بھارت کے درمیان حالیہ جنگ نے پاکستان پر اسلامی اثر نے اس امر کو واضح کر دیا ہے۔ کہ جہاں پاکستان نے حق پرستی کا ثبوت دیا ہے۔ وہاں بھارت اخلاقی معیار کو قائم نہیں رکھ سکا۔ دنیا نے اس حقیقت کو محسوس کیا مگر چونکہ بڑی طاقتیں بھی میکیاولی سیاست ہی کی پابند ہیں۔ اس لئے بظاہر پاکستان کمزور نظر آتا ہے۔ لیکن ہمیں یقین ہے کہ اگر پاکستان اسلامی اصولوں کی پابندی کرے گا۔ تو کم از کم وہ دنیا میں اسلامی اصولوں کی برتری کا تصور ضرور اجاگر کر دیگا اور بہت ممکن ہے کہ پاکستان کا طرز عمل اسلام کی اشاعت و تبلیغ کے لئے مفید ثابت ہو۔

ہمیں افسوس کے ساتھ لکھنا پڑتا ہے کہ بعض پاکستانی لیڈر جنہیں آپ حزب اختلاف کہتے ہیں آجکل پاکستان میں مغربی جمہوریت کے نام پر ایجی ٹیشن کر رہے ہیں۔ حالانکہ اسلام میں حزب اختلاف قسم کی کوئی چیز جائز نہیں ہے۔

دنیا کے موجودہ حالات میں پاکستانیوں کے لئے خالص اسلامی نظام حکومت شائد کسی قدر بعید نظر آتا ہے۔ تاہم ہماری مجلس مشاورت اسلامی نظام حکومت کا صحیح نمونہ پیش کرتی ہے۔ چونکہ جماعت احمدیہ بحیثیت جماعت ملکی سیاست میں حصہ نہیں لیتی۔ اس لئے ہماری مجلس مشاورت کو سیاسی الجھنوں میں پڑنا نہیں پڑتا۔ اور ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ چاہتا ہے کہ ہماری مجلس مشاورت کے ذریعہ اسلامی نظام حکومت کا صحیح چہرہ مسلمانوں اور تمام دنیا کے سامنے آ جائے۔ اس لئے ہمارا فرض ہے کہ ہم اس مجلس کو زیادہ سے زیادہ اسلامی اصولوں کے سانچے میں ڈھالنے کی کوشش کریں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہماری مجلس مشاورت ہی ایک ایسا نظام ہے جو مغربی بے خدا جمہوریت کی برائیوں سے بالکل پاک ہے۔ نمائندگان کے انتخاب میں ہر قسم کا پروپیگنڈا مفقود ہے۔ یہاں کوئی شخص خود نمائندگی کے لئے کھڑا نہیں ہوتا۔ بلکہ جماعت کے دوسرے افراد نمائندہ کی ذاتی خوبیوں کے پیش نظر اس کا نام تجویز کرتے ہیں۔ اور ہر حالت میں تقویٰ اللہ کو پیش نظر رکھا جاتا ہے۔ مجلس میں جو رائے دی جاتی ہے۔ وہ کسی پارٹی کے مفاد کے پیش نظر نہیں ہوتی۔ بلکہ ہر رکن مسئلہ زیر بحث کے متعلق اپنی ذاتی رائے پیش کرتا ہے کثرت رائے سے بھی جو فیصلہ ہوتا ہے۔ خلیفہ وقت اس کا پابند نہیں ہوتا بلکہ وہ تمام آراء پر غور کر کے اپنی رائے قائم کرتا ہے۔ اور اس کا فیصلہ ہی آخری فیصلہ ہوتا ہے۔

الغرض آئندہ اگر کسی اسلامی ملک میں اسلامی نظام حکومت قائم ہوا تو ہماری مجلس مشاورت کے نمونہ پر ہی ہوگا۔ اس لئے اگرچہ آج ہماری مجلس ملکی معاملات پر غور نہیں کرتی تو کل اسی نمونہ کی مجلس تمام ملک کے سیاسی معاملات پر بھی رائے زنی کر کے فیصلے کیا کرے گی۔ اس لئے ہماری مجلس مشاورت کا قیام بھی سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے عظیم کارناموں میں سے ایک نہایت اہم کارنامہ ہے۔ جس سے اسلامی نظام حکومت کا صحیح حلیہ واضح ہو جاتا ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ارشاد ہے:۔

"فوری ضرورتوں پر کام آنے والے روپیہ کے سوا تمام روپیہ جو بنکوں میں دوستوں کا جمع ہے وہ بطور امانت خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں داخل ہونا چاہیئے۔" (افسر خزانہ صدر انجمن احمدیہ)

سادہ اور باکفائت زندگی کے متعلق کچھ باتیں

(رقم فرمودہ حضرت ڈاکٹر میر محمد اسماعیل صاحب رضی اللہ عنہ)

مذکورہ بالا عنوان پر حضرت ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحب رضی اللہ تعالٰے عنہ کے ایک قیمتی مضمون کی تیسری اور آخری قسط ہدیۂ قارئین کی جاتی ہے۔ اس سلسلہ میں پہلی دو قسطیں الفضل مؤرخہ ۱۲/۳/۶۶ اور الفضل مؤرخہ ۱۶/۳/۶۶ میں ملاحظہ فرمائی جائیں۔

(خاکسار شبیر احمد وکیل المال اوّل)

سٹیشنری کے متعلق

اس میں بڑا اندھیر کا خرچ ہوتا ہے اگر سستے پیڈ اور لفافے لے لئے جائیں تو اس میں کونسی ذلت ہے بعض لوگ اگر توجہ کریں تو اپنی سٹیشنری کا خرچ چوتھائی کرسکتے ہیں لیکن یہ تو امیروں کی بات ہے بڑا اندھیر تو سکولوں اور ماسٹروں کی طرف سے ہوتا ہے۔ غریبوں کو روٹی تو میسر نہیں مگر لڑکے لڑکیاں ہر دوسرے تیسرے دن تقاضا کرتے ہیں کہ ماسٹر جی کہتے ہیں کہ تاریخ کی کاپی اڑھائی آنے والی لاؤ اور جغرافیہ کی چار آنے والی۔ اور فلاں مضمون والی اتنے آنے والی۔ وہ آگئیں تو معلوم ہؤا کہ کبھی استعمال ہی نہیں کی گئیں پھر مہینہ بعد اور طرح کی کاپیاں وغیرہ لانے کا حکم ہوگیا۔ غرض ایک لوٹ ہے جو تعلیم دینے والوں کی معرفت والدین پر پڑتی ہے۔ سکولوں کی کتابوں اور فیسوں کے علاوہ یہ مصیبت جونک کی طرح ان کا خون چوستی ہے۔ حالانکہ ہماری جماعت کے استاد اگر تحریک جدید کے ماتحت اس پر غور کریں تو لوگوں کی بہت ساری بچت ہوسکتی ہے۔

حساب کا تمام کام سلیٹوں پر ہوسکتا ہے اور ہر کاپی کے ورقوں کے دونوں طرف لکھا جاسکتا ہے۔ ایک کاپی پر دو دو مضمونوں کے نوٹ آسکتے ہیں۔ غرض کاغذ سیاہی قلم پنسلوں وغیرہ کے متعلق جو رقم خرچ ہوتی وہ ایک روپیہ میں سے بارہ آنے بچ سکتی ہے۔ اس اسراف میں طالب علموں کا بھی برابر کا قصور ہے لیکن استاد جہاں اس بات کا ذمہ وار ہے کہ لڑکا ترقی کرے وہاں اس بات کا بھی اخلاقی طور پر ذمہ وار ہے کہ اس کے اخراجات نامناسب نہ ہوں۔

بہرحال اگر اس پر چیک رکھا جائے اور استاد اور طلبہ ادھر توجہ دیں تو والدین کی ایک معقول رقم بچ سکتی ہے۔

برتن

برتنوں کے متعلق ایک صورت کفایت کی یہ ہے کہ قلعی کروانے والے برتن کم استعمال کئے جائیں۔ ایک دیگچی جو دو روپے کو آتی ہے۔ اس پر تین سال میں تین روپے صرف قلعی کے خرچ ہو جاتے ہیں۔ اس کے لئے حتی الوسع خاص برتنوں کے سوا عموماً دیگچیاں وغیرہ ایلومینیم کی ہونی چاہئیں تاکہ قلعی کا خرچ نہ کرنا پڑے۔ ایلومینیم کی بابت جو یہ مشہور ہے کہ زہر ہوتا ہے یہ غلط ہے یہ درست ہے کہ ترش اشیاء ایلومینیم کے برتن میں بد مزہ اور کسیلی ہو جاتی ہیں اگر دیر تک یا رات بھر ان میں پڑی رہیں۔ مگر عام طور پر ہمیشہ ایلومینیم کو مضر صحت سمجھنا بالکل غلطی ہے۔ نہ اس سے سل۔ دق کا مرض پیدا ہوتا ہے۔ نہ ہر کھانا اس میں پک کر خراب ہو جاتا ہے۔ ہاں فائدہ یہ ہے کہ قلعی گر کے بل کی بچت ہو جاتی ہے جو وہ بھی ایک اچھی خاصی رقم ہوتی ہے۔

فضول تار

مغرب سے ایک رو یہ بھی آگئی ہے کہ فلاں جگہ کھانا ہے فوراً تار دیدو کسی دوست کو خوشی پہنچے تو فوراً تار دے دینا۔ غرض تار کیا ہے ایک فیشن ہو گیا ہے۔ مَیں نے دیکھا کہ کسی شخص نے جمعہ کو ایک خط اپنے دوست کو لکھا اور اس میں لکھا کہ میرا بھائی بیمار ہے وہ خط وہاں ہفتہ کو پہنچ گیا لیکن اس دوست نے اس کا جواب تک نہ لکھا ورنہ اس کا خط وہاں اتوار کو مل جاتا۔ پیر کے دن ان دوست کو خیال آیا کہ اوہو! پرسوں سے خط آیا ہؤا ہے ہم نے اپنے دوست کو اس خط کا جواب تک نہیں دیا۔ بس پھر کیا تھا ڈبل تار لکھ مارا۔

"Very anxious how is your brother wire immediately."

گویا نہ صرف اپنے پیسے ضائع کئے اور تار نہ صرف دو دن چھوڑ کر بے وقت بھیجا بلکہ بے چارے دوست پر بھی جرمانہ کر دیا کہ تم تار میں جواب دو ہم نہایت متفکر ہیں۔ مَیں کہتا ہوں کہ اگر سچ مچ متفکر ہوتے تو کیوں دو دن پڑے سوتے رہتے۔

کوئی لڑکا پاس ہو جائے تو گویا شرعی فریضہ ہے کہ ہر شخص آٹھ دس آنے ضرور ضائع کرے اس طرح لوگوں کا سینکڑوں روپے خرچ ہو جاتا ہے جس میں زیادہ حصہ اسراف میں داخل ہوتا ہے۔ کسی کو بیمار سُن لیں تو بجائے خط کے یہ فرض سمجھا جاتا ہے کہ تار بھیجا جائے۔ اس طرح جہاں لفافہ کی جگہ کارڈ جاسکتا ہو وہاں غرباء کے لئے ایک پیسہ بچالینا بھی عقلمندی بلکہ ثواب ہے۔

غرض فضول تار اور فضول ٹکٹوں کے اسراف کا خیال رکھو اگر صحیح طور پر پابند تحریک جدید ہونا چاہتے ہو۔

لباس کے متعلق کفایت

میری یہاں ہرگز یہ مراد نہیں کہ سب لوگ ہر ایک بات پر عمل کریں جو یہاں ذکر ہوتی ہے بلکہ مطلب صرف اتنا ہے کہ جو بات کسی شخص کے حالات اور حیثیت کے مطابق مفید ہو وہ اسے اختیار کرے۔

بستر کی چادریں

سفید لٹھا کی چادریں بہت گراں پڑتی ہیں اور جلد ہی ختم ہو جاتی ہیں مناسب یہ ہے کہ گھر کے معزز اور بڑے لوگ ایسی چادریں استعمال کریں۔ لڑکوں وغیرہ کے لئے آجکل کھیسوں کی شکل کی بنی ہوئی میل خوری چادریں بہت سستی مل جاتی ہیں جو دیرپا بھی ہوتی ہیں۔

رومال

عورتیں اور نوجوان طالب علم ریشمی رنگین رومالوں کے بڑے شائق ہوتے ہیں اگر یہ رومال دکانوں سے خریدے جائیں تو بعض اوقات ایک روپیہ یا بارہ آنے فی عدد ملتے ہیں وہی رومال دہلی یا لاہور میں لڑکے بازاروں میں بیچتے پھرتے ہیں اور تین آنہ فی عدد دستیاب ہو جاتے ہیں۔ روزانہ استعمال کے رومال سفید یا خاکی لٹھے کے گھروں میں بنا لینے چاہئیں جو بہت سستے پڑتے ہیں۔

رنگین کپڑے

عورتیں اور لڑکیاں گرمی کے موسم میں اپنے کپڑے رنگ لیا کریں اور سفید نہ رکھا کریں تو ایک گونہ کفایت ہو جاتی ہے۔ رنگین کپڑے کم میلے ہوتے ہیں اور سفید دوسرے دن ہی بدلنے کے قابل ہو جاتے ہیں ساتھ ہی دھوبی کا بِل بھی بڑھ جاتا ہے۔

زینت کے اخراجات

آجکل مغرب زدہ عورتیں بہت سا روپیہ کریم پوڈر۔ سرخی۔ لپ سٹک۔ منجن وغیرہ اشیاء پر بے دردی سے صرف کرتی ہیں۔ مَیں جب ایسی عورت کو دیکھتا ہوں کہ نامناسب طور سے اس نے اپنے تئیں ان اشیاء سے آراستہ کیا ہے تو میری زبان پر اس وقت ایک لفظ گردش کرنے لگتا ہے اور وہ لفظ ہے:۔

Painted Woman

وجہ یہ ہے کہ قدرے سفیدی اور ہلکی معلوم سُرخی جو غیر قدرتی نہ معلوم ہو وہ کھپ جاتی ہے اور بُری بھی نہیں لگتی۔ لیکن سانولے رنگ پر اتنا سفیدہ کہ بھوتنا معلوم ہو اور ہونٹوں پر اتنی سُرخی کہ خون بہا ہؤا نظر آئے سخت مکروہ اور ناقابلِ برداشت نظارہ ہے۔ پھر اس پر لطف یہ کہ ہر پانچ منٹ کے بعد سرخی سفیدہ کی تجدید کی جاتی ہے اور دن رات یہی عمل جاری رہتا ہے۔ خیر یہ تو اپنا اپنا مذاق ہے لیکن شکر ہے کہ میرے گھر میں ابھی تک یہ وبا داخل نہیں ہوئی۔ ہاں ان سب اشیاء میں سے منجن یا ٹوتھ پوڈر بہت ضروری اور مفید ہے۔ لیکن اکثر بازاری منجن بہت قیمتی ہوتے ہیں اس وجہ سے لوگوں کو بہت زیر بار ہونا پڑتا ہے۔ دوسری طرف یہ بھی ہے کہ دانت صاف کرنا کم از کم تین دفعہ روزانہ ضروری ہے۔ صبح کے وقت۔ دوپہر کو بعد از طعام رات کو سوتے وقت۔ اگر بازاری منجن وغیرہ خریدے جائیں تو غریب آدمی کا دیوالہ نکل جائے۔ اس لئے غرباء کے لئے مَیں تین منجن لکھ دیتا ہوں۔

(۱) اوّل صرف سن لائٹ صابون۔

برش یا مسواک یا انگلی سے دانتوں پر باہر اور اندر کی طرف رگڑا جائے پھر کلی کی جائے۔ دوپہر کی صفائی کے وقت اتنا ہی کافی ہے۔

(۲) دوسرا نسخہ یہ ہے کہ لکڑی کا کوئلہ باریک پیس کر اس میں ایک چھٹانک منجن میں ۹ ماشہ نمک پیس کر ملا لیا جائے۔ یہ منجن غرباء کے لئے موزوں ہے اور انگلی سے دانتوں کو اگلی اور پچھلی دونوں طرف خوب مانج کر رگڑنا چاہیئے۔

(۳) تیسرا یہ کہ سفید کپڑے کے بوٹ پر پھیرنے والے چاک کی ٹکیہ جسے بلنکو Blanco کہتے ہیں باریک پیس لی جائے اور فی ٹکیہ ایک ماشہ کافور پسا ہوا اور تین ماشہ نمک باریک ایک جان کرکے اور ملا کر شیشی میں بھر لیا جائے۔ پس یہ سستے نسخے ہیں جنہیں غریب لوگ بھی استعمال کر سکتے ہیں۔

ریلوے سفر کے اخراجات

ان اخراجات میں سب سے بڑی کمی خوشحال طبقہ کر سکتا ہے۔ وہ یہ کہ ایسے لوگ سوائے خاص ضرورت اور مصلحت کے بجائے انٹر یا سیکنڈ کلاس ہمیشہ تھرڈ کلاس میں سفر کیا کریں۔ اس میں نہ صرف کفایت ہے بلکہ سادگی اور مساوات بھی ہے۔ اور بہت سا روپیہ بچ جاتا ہے۔ مثلاً اگر قادیان سے دہلی جائیں تو تھرڈ کلاس کا کرایہ چار روپے چودہ آنے ہے۔ اور انٹر کلاس کا کرایہ ساڑھے سات روپے اور سیکنڈ کا قریباً پندرہ روپے حالانکہ صرف ایک رات بھر کا سفر ہے۔ قادیان حیدر آباد کراچی وغیرہ لمبے سفروں میں تو نسبتاً بہت ہی کفائت ہو سکتی ہے۔ اور ایک معقول رقم بچ سکتی ہے۔ اسی طرح سفر کے لئے جہاں تک ہو سکے گھر سے کھانا باندھ لیا جائے اور راستوں میں ہوٹلوں وغیرہ سے نہ کھایا جائے تو بھی قدرے کفائت ہو سکتی ہے +

درخواستِ دعا

خاکسار کی والدہ کئی عوارض سے ملٹری ہسپتال لاہور چھاؤنی میں صاحبِ فراش ہیں۔ چند روز تک اُن کا اپریشن ہونیوالا ہے۔ احباب کی خدمت میں ان کی کامل و عاجل صحت کے لئے عاجزانہ درخواستِ دعا ہے۔

رفیق احمد
ابن کیپٹن ڈاکٹر محمد رمضان صاحب ربوہ

(۲) ہمارے سالانہ امتحانات ہو رہے ہیں احباب جماعت ہماری کامیابی کے لئے دعا فرمائیں۔

طلباء جماعت ہشتم اے
تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ

سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

کی

ایک نادر خصوصیّت

(محترم مولانا ابو العطاء صاحب فاضل)

حضرت مصلح موعود خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی کامیاب زندگی ہر پہلو سے غیر معمولی جاذبیت اور کشش رکھتی ہے۔ آپ کی خدماتِ دینیہ میں سے ہر خدمت غیر معمولی درخشندگی کی حامل ہے۔ آپ کی زندگی پر بہت کچھ لکھا گیا ہے اور بہت کچھ لکھا جائے گا۔ مگر میں آج اس عجالہ میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کی زندگی کی ایک نادر خصوصیت کا ذکر کرنا چاہتا ہوں۔

اسلام رہبانیت کا قائل نہیں۔ اس نے شادی کو ایک مقدس رشتہ قرار دیا ہے اور ازدواجی زندگی کو مردِ مومن کا ایک کمال ٹھہرایا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے شادی کے ساتھ مرد پر ایسی پابندیاں اور ذمہ داریاں عاید کی ہیں کہ ان کو ادا کرنے والا مقبولِ بارگاہ بن جاتا ہے۔ ہمارے سیّد و مولیٰ حضرت خاتم النبیین صلے اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ کے حکم سے ایک وقت میں نو تک شادیاں کیں۔ آپؐ نے متاہلانہ زندگی اور دینی تعلیم میں اسوہ حسنہ قائم فرمایا اور ازواج مطہرات نے بھی اپنے فرائض کو باحسن وجوہ ادا فرمایا اور مسلمان خواتین کی تربیت میں دن رات کوشاں رہیں۔ آپؐ نے اپنی بیویوں سے جو حسن سلوک کیا اسی کی بناء پر آپ نے مسلمانوں کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا۔

خیرکم خیرکم لأھلہ
وانا خیرکم لأھلی۔
(البخاری)

کہ تم میں سے نیک مرد وہ ہے جس کا سلوک اپنی بیوی سے اچھا ہے اور میرا سلوک اپنی بیویوں سے تم سب سے بڑھ کر ہے۔

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی بیویوں کی زیادہ تعداد اسلام کی مقرر کردہ پابندیوں کے ساتھ دینی اور قومی ضرورتوں کی وجہ سے تھی اور اس سے نبیٔ پاک صلے اللہ علیہ وسلم کے بلند کردار اور اعلےٰ قوتِ قدسیہ کا بھی اظہار ہوتا ہے اور یہ مضمون اپنی جگہ پر تو ایک اہم، دلچسپ اور مفصل مضمون ہے جس کا یہ وقت نہیں۔

اسلام نے افراد امت کے لئے عدل و انصاف کی زوردار شرط کے ساتھ عند الضرورت چار بیویوں تک کی ایک وقت میں اجازت دی ہے۔ یہ فرض نہیں ہے اجازت ہے اور شرائط کے ساتھ مشروط ہے۔ ہمارے اس زمانہ میں جہاں اور اسلامی احکام و اوامر پر اعتراض کیا جاتا ہے اسلام کے تعدد ازواج کے مسئلہ پر بھی ناروا اعتراض کئے جاتے ہیں اور دیکھا گیا ہے کہ عام مغرب زدہ اہلِ علم اس کے ذکر پر جھینپ سے جاتے ہیں۔ گویا اسلام نے واقعی کوئی ناموزوں حکم دے دیا تھا۔ علماء کی اکثریت اس موقعہ پر مضحکہ خیز تاویلات شروع کر دیتی ہے۔ جب دشمنانِ اسلام ذرا زور سے کہتے ہیں کہ اسلام کا مسئلہ تعدد ازواج ناقابلِ عمل ہے اور اس کو عملی شکل دینا ناممکن ہے تو مسلمان کہلانے والے اکثر لوگ تو معترضین کی ہاں میں ہاں ملا دیتے ہیں اور جو دینی غیرت رکھتے ہیں وہ بھی عملی صورت پیش کرنے سے عاجز و درماندہ ہو جاتے ہیں۔

اللہ تعالےٰ نے سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہٖ کو یہ سعادت عطا فرمائی اور آپ کو یہ خصوصیت بخشی کہ آپ نے اسلام کے مسئلہ تعدد ازواج پر اس زمانہ میں صحیح طور پر اور پورے رنگ میں عمل پیرا ہو کر ایک بہترین نمونہ پیش فرمایا۔ آپ نے ایک وقت میں آیتِ قرآنی

فانکحوا ما طاب لکم
من النساء مثنیٰ
وثلاث ورباع

کی تعمیل میں چار شادیاں کیں۔ ان میں عدل و انصاف فرمایا اور ان کے ذریعہ جماعتِ احمدیہ کی خواتین کی تعلیم و تربیت کا ایک وسیع، مستحکم اور پائدار انتظام فرمایا جس کے لئے لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کا جیتا جاگتا اور فعال نظام بہترین گواہ ہے۔

اسلام نے ایک سے زائد بیویاں کرنے والے کے لئے بیویوں کے درمیان جس عدل و انصاف کی پابندی عائد کی ہے وہ بہت بڑی ذمہ داری ہے۔ مجھے یاد ہے کہ زمانۂ طالب علمی میں اپنے محسن استاد حضرت حافظ روشن علی صاحب رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے جبکہ ان کی دو بیویاں تھیں میں نے ایکدن ازراہِ مزاح دریافت کیا کہ آپ کو تو بڑا آرام ہے آپ کی دو بیویاں ہیں۔ (اس وقت میری بھی شادی ہو چکی تھی) حضرت حافظ صاحب نے پوری بے تکلفی سے فرمایا کہ میں ہر روز مسافر ہوتا ہوں آج اس گھر میں اور کل اس گھر میں۔ حضرت حافظ صاحب نے پھر یہ بھی فرمایا کہ اسلام کی مقررہ قیود کے ساتھ دوسری شادی بہت بڑی ذمہ داری ہے۔ پس اسلام کی پابندیوں کو قائم رکھتے ہوئے آج کے زمانہ میں چار بیویاں کرنا بہت بڑی ہمت، بہت بڑے تقویٰ اور بہت بڑی اولو العزمی کی دلیل ہے۔ سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس ذریعہ سے ان معاندینِ اسلام کے منہ بند کر دئے جو کہتے تھے کہ اسلام کا مسئلہ تعدد ازواج ناقابلِ عمل ہے۔ یہ زمانہ جاہلیت کی باتیں تھیں ورنہ ان پر آج کوئی مسلمان عمل کرکے دکھائے۔ سیدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے اس پر عمل کرکے اسلامی تعلیم کی برتری کا عملی ثبوت پیش فرمایا۔ جزاہ اللہ عن الاسلام والمسلمین خیر جزاء۔

اسی سلسلہ میں یہ امر بھی کس قدر ایمان افروز ہے کہ اللہ تعالےٰ نے سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کو جو اولاد عطا فرمائی وہ ساری کی ساری اسلام کی خادم اور دین کے لئے قربانی کرنے والی ہے۔ آپ کے قریباً سارے صاحبزادے براہِ راست خدمتِ دین کر رہے ہیں۔ سب سے بڑے فرزند حضرت مرزا ناصر احمد صاحب حافظِ قرآن ہیں عالمِ دین ہیں۔ ساری زندگی اسلام کے لئے وقف رکھتے ہیں۔ عملاً روزِ اوّل سے خدمتِ اسلام پر کمربستہ رہے ہیں اور اب اللہ تعالےٰ نے آپ کو خلافتِ ثالثہ کے لئے منتخب فرمایا۔ جو انتہائی ذمہ داری کا مقام ہے۔ ایدہ اللہ ونصرہ نصراً عزیزاً۔ دوسرے فرزند مرزا مبارک احمد صاحب تبلیغی مہمات کے سربراہ ہیں۔ تیسرے فرزند مرزا رفیع احمد صاحب ہمہ وقف

تعلیم دین اور تربیت شبان میں مصروف ہیں انڈونیشیا میں مبلغ رہ چکے ہیں۔ چوتھے فرزند مرزا وسیم احمد صاحب قادیان میں پورے جوش سے دینی خدمات بجا لا رہے ہیں اور بھارت کے طول و عرض میں کلمۂ اسلام بلند کر رہے ہیں۔ پانچویں فرزند مرزا منور احمد صاحب دن رات بیماروں کی خدمت میں منہمک ہیں اور جسمانی صحت کے اہتمام کے ساتھ ساتھ مریضوں کے لئے روحانی فائدہ کے طور پر دعائیں بھی کرتے ہیں چھٹے فرزند مرزا طاہر احمد صاحب کی شبانہ روز خدمات دینیہ بھی قابل صد رشک ہیں وقف جدید کا سارا کام ان کے ذمہ ہے۔ ساتویں آٹھویں نویں فرزند مرزا اظہر احمد صاحب مرزا انور احمد صاحب، مرزا نعیم احمد صاحب بھی مرکز میں خدمات سلسلہ پر مامور ہیں اور بطریق احسن اپنے فرائض ادا کر رہے ہیں۔ دسویں فرزند مرزا حنیف احمد صاحب افریقہ میں نظام سلسلہ کے ماتحت بہترین تعلیمی خدمات ادا کر رہے ہیں۔ گیارھویں فرزند مرزا رفیق احمد صاحب، بارھویں فرزند مرزا حفیظ احمد صاحب اور تیرھویں مرزا خلیل احمد صاحب بھی اپنے اپنے رنگ میں خدمت دین بجا لا رہے ہیں اور سلسلہ کی مالی خدمات میں حصہ لیتے ہیں۔ غرض حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کے سارے فرزند اپنی اپنی جگہ خدمتِ دین کو اپنی سعادت یقین کرتے ہیں اور اپنے اپنے حالات کے مطابق اس کے لئے کوشاں ہیں اور یہ بات ایک نادر خصوصیت ہے

پھر حضور رضی اللہ عنہ نے اپنی صاحبزادیوں کے رشتے بھی ان فرزندانِ احمدیت سے کئے جو اپنی ساری کی ساری زندگی خدمتِ دین کے لئے وقف رکھتے ہیں چنانچہ مرزا منصور احمد صاحب، میاں عبدالرحیم احمد صاحب، چوہدری ناصر احمد صاحب سیال، سید داؤد احمد صاحب، سید محمود احمد صاحب اور مرزا مظفر احمد صاحب سلسلہ احمدیہ کی خدمت میں نمایاں حصہ لے رہے ہیں۔ یہ امتیاز بھی سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کو حاصل ہے کہ آپ کی صاحبزادیاں بھی دینی خدمات بجا لا رہی ہیں۔ چنانچہ سیدہ ناصرہ بیگم سلمہا اللہ تعالیٰ ان دنوں ربوہ کی لجنہ اماء اللہ کی صدر ہیں

اللہ تعالیٰ کے فضلوں میں سے ایک نمایاں فضل سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ پر یہ ہوا کہ آپ کی زندگی میں بھی آپ کی ازواج خدمت دین کے لئے وقف رہیں اور خواتین کی تربیت کرنا ان کا نصب العین رہا۔ احمدیت کی تاریخ میں سیدہ ام ناصر صاحبہ رضی اللہ عنہا، سیدہ امۃ الحی صاحبہ، سیدہ ام طاہر صاحبہ رضی اللہ عنہا، سیدہ سارہ بیگم صاحبہ کے کارنامے تربیت نسواں کے سلسلہ میں ہمیشہ یادگار رہیں گے اور اب حضور رضی اللہ عنہ کے وصال پر پیچھے رہنے والی ازواج محترمہ سیدہ ام امۃ المتین صاحبہ اور سیدہ بشریٰ بیگم صاحبہ جماعت کی خواتین کے لئے ستون عظیم کی حیثیت رکھتی ہیں وہ دن رات دین کی خدمت کو اپنا شعار سمجھتی ہیں اللہ تعالیٰ ان کی عمروں اور صحتوں میں برکت عطا فرمائے آمین۔

قصہ مختصر یہ ہے کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ کو اللہ تعالیٰ نے یہ ایک نادر خصوصیت عطا فرمائی ہے کہ جہاں پر آپ دوسری خدمات دینیہ کے لحاظ سے ایک مثال ہیں وہاں پر آپ نے اسلامی تعلیم کے مسائل میں سے مسئلہ تعدد ازدواج پر بہترین رنگ میں عمل پیرا ہو کر نمونہ قائم فرمایا۔ آپ کی تمام ازدواج خدمتِ دین کو بجا لاتی رہیں اور لا رہی ہیں اور آپ کی ساری اولاد اسلام کی خادم اور دین مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی شیدائی ہے ہر منصف مزاج کو جملہ حالات پر نظر کرتے ہوئے کہنا پڑے گا۔ ؎

این سعادت بزور بازو نیست
تا نہ بخشد خدائے بخشندہ

تعمیر ہال مجلس خدام الاحمدیہ

(محترم صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب) — خاکسار نے سیدنا حضرت المصلح الموعود خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی اجازت اور خوشنودی کے ساتھ تعمیر ہال کے ضمن میں ۳۱۳ روپے کی ایک تحریک احباب کی خدمت میں پیش کی تھی۔ خدا کے فضل سے توقع سے زیادہ احباب نے اس تحریک میں وعدہ دیا۔ لیکن وصولی کی رفتار تسلی بخش نہیں۔ جس کی وجہ سے اب تعمیر کے کام میں رکاوٹ پیدا ہو رہی ہے۔ اس لئے خاکسار ان تمام بھائیوں کی خدمت میں جنہوں نے ۳۱۳ روپے کا وعدہ کیا ہے۔ درخواست کرتا ہے کہ وہ جلد از جلد اپنا وعدہ پورا کرنے کی طرف توجہ دیں نیز دوسرے مخیر احباب سے بھی درخواست ہے کہ وہ تعمیر ہال میں ہماری مدد فرما کر شکریہ کا موقع دیں۔

جن احباب نے جلسہ سالانہ کے موقع پر یہ ہال دیکھا ہے ضرور اس بات کو سمجھ گئے ہوں گے کہ ربوہ میں اس قسم کے ہال کی کتنی ضرورت تھی۔ پس سب احباب کی خدمت میں درخواست ہے کہ وہ اپنی طاقت کے مطابق مدد فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ انہیں جزاء خیر دے اور ان کا حافظ و ناصر ہو۔ آمین

ذات باری کا عرفان حاصل کرو تا تمہارے اندر پاک تبدیلی پیدا ہو!

محترم صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب کا خدام سے خطاب

مورخہ ۲۲ مارچ کو بعد نماز مغرب مسجد نصرت محلہ دارالرحمت وسطی ربوہ میں محلہ کی مجلس خدام الاحمدیہ کے زیر اہتمام ایک خاص جلسہ منعقد ہوا جس میں محترم صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ نے بھی شرکت فرمائی اور خدام سے بصیرت افروز خطاب فرمایا۔

محترم صاحبزادہ صاحب کی تقریر سے پہلے محلہ کے زعیم مکرم سمیع اللہ صاحب سیال نے اپنی مجلس کی مختصر ماہانہ رپورٹ پیش کی اور عنقریب مختلف ممالک میں جانے والے مبلغین مکرم مولوی محمد اسمٰعیل صاحب منیر۔ مکرم مولوی منیر الدین احمد صاحب اور مکرم مولوی محمد عثمان صاحب چینی کی خدمت میں الوداعی ایڈریس پیش کیا۔

محترم صاحبزادہ صاحب نے اپنی تقریر میں خدام کو اس امر کی طرف توجہ دلائی کہ انہیں اپنے ان عہدوں کا پاس کرنا چاہیئے جو انہوں نے وقتاً فوقتاً خدا تعالیٰ سے باندھے ہیں آپ نے فرمایا کہ ہماری مجالس نشستند و گفتند و برخاستند کا مصداق نہیں ہونی چاہئیں۔ ہمیں چاہیئے کہ اپنے اندر ایک پاک تبدیلی پیدا کریں اور یہ جذبہ تبھی پیدا ہو سکتا ہے۔ جبکہ خدا تعالیٰ کی ذات کا عرفان حاصل ہو جائے ہمارا مطلوب و محبوب خدا تعالیٰ ہی کی ذات ہے اس لئے ہمیں چاہیئے کہ ہم اس کے لئے اپنے نفس پر ایک موت وارد کریں تا وہ ہمیں اپنی جناب سے زندگی عطا فرمائے۔ آخر صحابہ رضوان اللہ علیہم بھی ہم جیسے انسان ہی تھے وہ کونسی چیز تھی۔ جس سے انہوں نے ۱۵ سال کے قلیل عرصہ میں ایک ایسا انقلاب پیدا کر دیا کہ وہ آسمانِ روحانیت کے ستارے بن گئے۔ یہ صرف قربانی اور ایثار اور انکسار و تذلل کا جذبہ ہی ہے جس کی خدا تعالیٰ نے آسمان پر قدر کی اور وہ ملائکہ کے ساتھ ان کی تائید و نصرت کے لئے زمین پر اتر آیا۔ خدا تعالیٰ کے ہاں بخل نہیں۔ اگر وہ دیکھے گا کہ وہ جذبہ جو حضرت ابوبکر صدیق و حضرت عمر و عثمان و علی رضوان اللہ علیہم کے دلوں میں موجزن تھا ہمارے دلوں میں بھی جوش مار رہا ہے۔ تو وہ ضرور ہماری مدد و نصرت کے لئے آجائے گا۔ اور ہم اپنی زندگیوں میں وہ دن دیکھ لیں گے۔ جب دنیا خدائی نور سے جگمگ جگمگ کر رہی ہوگی۔ یہ دن قریب ہیں۔ مگر خدا تعالیٰ چاہتا ہے کہ ہمارے اندر ایک پاک تبدیلی اور ایثار و قربانی کا جذبہ پیدا ہو۔ صحابہ کرام میں سے ہر ایک اپنے اپنے ظرف اور استطاعت کے مطابق واقف زندگی تھا اور وہ پاکبازوں کی جماعت تھی۔ جن میں سے ہر فرد "نحن انصار اللہ" کہنے والا تھا۔ اور انہوں نے یہ عہد اپنی زندگیوں میں پورا کر دکھایا۔ اور آسمان سے بھی سند قبولیت لے لی۔ رضی اللہ عنہم و رضوا عنہ ان کی مرضی خدا کی مرضی ہو گئی۔ پس چاہیئے کہ ہم اپنے اندر ذکر اور فکر کی عادت ڈالیں۔ اپنی تنظیم کو مضبوط کریں تا ہماری طاقت ضائع نہ ہو۔ فکر کریں اور ساتھ ساتھ ذکر بھی تا ہمیں آسمانی نور سے سرفراز کیا جائے۔ آپ کی تقریر کے بعد دعا پر اس جلسہ کی کارروائی اختتام پذیر ہوئی۔

(فخر الدین منتظم اصلاح و ارشاد مجلس خدام الاحمدیہ دارالرحمت وسطی

تحریک وصیّت

"ہماری جماعت کے ہزاروں ہزار آدمی وصیت سے محروم ہیں"

(از سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

"پھر بیسیوں ہماری جماعت میں ایسے لوگ موجود ہیں جو دسویں حصہ سے زیادہ چندہ دیتے ہیں مگر وہ وصیت نہیں کرتے ایسے دوستوں کو بھی چاہیئے کہ وہ وصیت کر دیں۔ بلکہ ایسے دوستوں کے لئے تو کوئی مشکل ہی نہیں۔ پھر کئی ایسے ہیں جو پانچ پیسے فی روپیہ چندہ دے رہے ہوتے ہیں۔ اور صرف دمڑی یا دھیلہ انہیں وصیت سے محروم کر رہا ہوتا ہے۔ غرض تھوڑے تھوڑے پیسوں کے فرق کی وجہ سے ہماری جماعت کے ہزاروں ہزار آدمی وصیت سے محروم ہیں اور جنت کے قریب ہوتے ہوئے اس میں داخل نہیں ہوتے۔"

(الفضل یکم ستمبر ۳۲ء)

(مرسلہ سکرٹری مجلس کارپرداز)

فاستبقوا الخیرات

مومنوں کے لئے اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ نیکیوں میں ایک دوسرے سے آگے بڑھنے کی کوشش کرو۔ اور مالی قربانی بھی ایک بڑی نیکی ہے۔ لہٰذا صدر انجمن احمدیہ کے لازمی چندوں کی بڑی بڑی جماعتوں کی ۲۰ مارچ تک کی وصولی کا نقشہ درج ذیل ہے تا جماعتیں اس ارشاد الٰہی کے مطابق ایک دوسرے سے آگے بڑھنے کی کوشش کریں۔ یہ فی صدی وصولی صرف سال رواں کے بجٹوں کے مقابلہ میں ہے۔ اور اس وقت تک کم از کم ۸۳ فی صدی وصولی ہو جانی چاہیئے تھی۔ جن جماعتوں کے ذمہ گذشتہ سالوں کے بقائے ہیں۔ انہیں ان بقایوں کے بے باق کرنے کے لئے بھی پوری پوری کوشش کرنی چاہیئے۔ والسلام

نمبر ترتیب	نام جماعت	فیصدی وصولی: چندہ عام وحصہ آمد	چندہ جلسہ سالانہ	نمبر ترتیب	نام جماعت	فیصدی وصولی: چندہ عام وحصہ آمد	چندہ جلسہ سالانہ
	الف۔ ایک لاکھ سے زائد بجٹ والی جماعتیں						
۱	کراچی	۶۶	۷۹	۲	لاہور	۶۵	۳۹
۳	راولپنڈی	۹۴	۲۱				
	ب۔ چالیس ہزار سے زائد بجٹ والی جماعتیں						
۱	سرگودھا شہر	۷۵	۶۷	۲	ربوہ	۸۳	۵۶
۳	لائل پور	۷۱	۶۷	۴	پشاور	۶۹	۵۴
۵	کوئٹہ	۶۵	۵۲	۶	حیدرآباد	۶۱	۴۴
۷	سیالکوٹ شہر	۹۴	۳۲	۸	چٹاگانگ	۴۱	۱۴
۹	ڈھاکہ	۳۸	۱۵				
	ج۔ دس ہزار سے زائد بجٹ والی جماعتیں						
۱	کنری	۸۱	۸۰	۲	رحمٰن آباد	۵۵	۸۹
۳	جھنگ صدر	۶۹	۷۰	۴	شیخوپورہ	۶۵	۹۸
۵	گجرات	۶۵	۶۲	۶	مردان	۷۷	۵۱
۷	ملتان شہر	۶۰	۵۳	۸	منٹگمری	۵۸	۳۲
۹	گوجرانوالہ	۵۷	۳۵	۱۰	نوابشاہ	۴۱	۴۴
۱۱	واہ کینٹ	۳۵	۲۴				
	د۔ پانچ ہزار سے زائد بجٹ والی جماعتیں						
۱	بشیر آباد اسٹیٹ	۹۲	۹۶	۲	اوکاڑہ	۸۱	۹۶
۳	محمد آباد اسٹیٹ	۷۷	۱۰۰	۴	منڈی بہاؤالدین	۷۶	۸۲
۵	بہاولپور	۷۹	۷۰	۶	کھاریاں	۷۰	۷۸
۷	ملتان چھاؤنی	۸۰	۶۶	۸	وزیر آباد	۴۴	۱۰۰
۹	مظفر گڑھ	۸۷	۵۳	۱۰	انبہ کرم پورہ	۷۷	۵۶
۱۱	نوشہرہ چھاؤنی	۷۴	۵۲	۱۲	نرائن گنج	۷۰	۹۴
۱۳	رسالپور	۶۴	۷۴	۱۴	سرگودھا چھاؤنی	۷۲	۳۷
۱۵	ڈسکہ	۴۱	۶۳	۱۶	میرپور خاص	۵۱	۵۰
۱۷	قصور	۵۰	۳۴	۱۸	جہلم	۷۴	۴۴
۱۹	حافظ آباد	۵۰	۳۹	۲۰	منگلا ڈیم	۵۴	۲۰
۲۱	شاہدرہ	۵۲	۱۲	۲۲	ایبٹ آباد	۳۵	۲۳
۲۳	احمد آباد اسٹیٹ	۲۸	۲۸	۲۴	کوہاٹ	۴۱	۸
	ہ۔ چار ہزار سے زائد بجٹ والی جماعتیں						
۱	بہاولنگر	۷۵	۸۵	۲	چک نمبر ۳۰	۵۷	۸۰
۳	چک مراد ۱۱-۲-۱۲۱	۵۹	۷۵	۴	رحیم یار خان	۵۴	۷۶
۵	چک نمبر ۹۸ شمالی	۵۷	۷۲	۶	دلیوکے	۶۰	۶۵
۷	چنیوٹ	۵۸	۶۱	۸	نصرت آباد اسٹیٹ	۳۳	۶۶
۹	محمود آباد اسٹیٹ	۶۳	۸۴	۱۰	کروندی	۳۱	۷۱
۱۱	کوہ مری	۵۷	۳۸	۱۲	ڈیرہ غازیخاں	۵۵	۴۰
۱۳	چک نمبر ۹ پنیار	۵۵	۳۸	۱۴	چک نمبر ۶۹ گھسیٹ پور	۳۳	۵۹
۱۴	برہمن بڑیہ	۵۱	۳۵				

ناظر بیت المال ربوہ

تریاق معدہ

پیٹ درد، بدہضمی، اپھارہ، بھوک نہ لگنا۔ کھٹے ڈکار، ہیضہ، اسہال، متلی اور قے، ریاح خارج نہ ہونا، بار بار رجابت کی حاجت اور قبض کے لئے نہایت مفید، زود اثر اور کامیاب دوا۔ کھانا ہضم کرتا، بھوک بڑھاتا اور جسم میں طاقت اور توانائی پیدا کر کے طبیعت کو شگفتہ اور بحال رکھتا ہے۔

قیمت فی شیشی دو روپیہ اور ایک روپیہ

ناصر دواخانہ رجسٹرڈ۔ گولبازار ربوہ

نظارت تعلیم کے اعلانات

۱۔ داخلہ میرین اکاڈمی چٹاگانگ ستمبر ۶۶ء کے لئے نیویگیٹنگ یا انجنیئرنگ برانچ مرچنٹ نیوی میں افسر بننے کے لئے۔ پانچواں داخلہ ناٹیکل وانجنیئرنگ کیڈٹس۔ امتحانی داخلہ جولائی ۶۶ء کراچی۔ لاہور۔ راولپنڈی۔ ملتان پشاور۔

شرائط: ۱/۹/۶۶ کو عمر ۱۹ سے کم۔ انٹر میڈیٹ سائنس (ریاضی و فزکس)۔ امسال امتحان دینے والے بھی درخواست دے سکتے ہیں۔

مستحقین کے لئے بڑی تعداد میں وظائف۔ مالیت وظیفہ ۷۵/- تا ۱۵۰/- ماہوار

درخواستیں ۱/۴/۶۶ تک۔ فارم کے لئے ۵" x ۳ ۱/۲ سائز کا لفافہ ۵۴ پیسے کی ٹکٹوں والا اپنا ایڈریس لکھ کر کمانڈنٹ میرین اکاڈمی۔ ڈاکخانہ جلایا۔ میرین اکاڈمی چٹاگانگ کو بھیجیں (پ۔ ٹ ۱۸/۳/۶۶ء)

۲۔ ٹریننگ کورس میڈیکل لیبارٹری ٹکنالوجی کے ۱ ۱/۲ سالہ ٹریننگ۔ تحریری ٹسٹ برائے انتخاب۔ دوران ٹریننگ وظیفہ ۵۰/- ماہوار تنخواہ لیبارٹری اسسٹنٹ ۱۱۰-۵-۱۵۰-۶-۱۸۰۔ جونیئر لیبارٹری ٹکنیشن ۱۵۰-۷-۲۲۰-۸-۲۶۰۔ سینیئر لیبارٹری ٹکنیشن ۱۸۵-۱۰-۲۰۵-۱۵-۳۲۵

شرائط: میٹرک سائنس۔ سہ سالہ سرکاری ملازمت کا معاہدہ۔ درخواستیں ۱۵/۴/۶۶ تک بنام ایکٹنگ ہیڈ سکول آف میڈیکل ٹکنالوجی۔ ڈاکخانہ نیشنل ہیلتھ سنٹر اسلام آباد (پ۔ ٹ ۲۰/۳/۶۶ء)

۳۔ پاکستان آرڈیننس ایکسپلوسوز فیکٹری میں ضرورت (۱) چارجمین (کیمیکل ٹریڈ)۔ تنخواہ ۲۸۵-۱۵-۳۶۰-۲۰-۴۰۰ شرائط۔ بی ایس سی (کیمسٹری) سے اوپر۔ عمر ۱۸ تا ۲۸۔ (۲) ٹیکنیکل سپروائزر ٹرینی ۷۵/- ماہوار وظیفہ دوران ٹریننگ بطور ٹیکنیکل سپروائزر تنخواہ ۱۵۰-۷-۲۲۰-۸-۲۶۰۔ شرائط: ایف ایس سی (کیمسٹری) یا اس سے اوپر۔ عمر ۱۸ تا ۳۰۔ عرصہ ٹریننگ ۶ ماہ۔ ۵ سالہ سروس کا معاہدہ

درخواستیں ۴/۴/۶۶ تک بشمول مصدقہ نقول سندات و پاسپورٹ سائز فوٹو و پوسٹل آرڈر ۵/- روپے بنام سپرنٹنڈنٹ ایکسپلوسوز پاکستان آرڈیننس فیکٹریز واہ کینٹ (پ۔ ٹ ۲۰/۳/۶۶ء)

(ناظر تعلیم)

درخواست دعا

میرے فرزند شیخ لطف الرحمٰن صاحب سلمہ بی اے کو تانگہ سے گر کر چوٹ آئی ہے۔ ہسپتال میں داخل ہو کر ایکسرے سے معلوم ہوا ہے کہ ران کے دائیں پاؤں کے ٹخنے کی ہڈی نچلی طرف سے کریک ہو گئی ہے۔ پلاسٹر لگا ہوا ہے۔ اگرچہ پاؤں کی انگلیوں کا ورم پہلے کی نسبت بہت کم ہے۔ مگر ابھی تکلیف محسوس ہوتی ہے۔ بزرگان سلسلہ سے برخوردار سلمہ کی کامل شفایابی کے لئے دعا کی درخواست ہے کہ بزرگان اور احباب کرام سلسلہ دعا فرمائیں۔ ممنون ہونگا۔

شیخ کلیم الرحمٰن۔ دارالصدر شرقی ربوہ حال ۱۳ امیور روڈ دھرم پورہ۔ ڈاکخانہ مغلپورہ۔ لاہور

اعلان عام

ایک ویگن کوئلہ جو مغلپورہ ریلوے اسٹیشن پر غیر نقسیم شدہ اس حال میں پڑا ہوا ہے کہ جس کا کوئی دعویدار نہیں ۱۲ اپریل ۱۹۶۶ء کو دن کے گیارہ بجے نیلام عام کے ذریعہ فروخت کیا جائے گا۔

برائے ڈویژنل سپرنٹنڈنٹ لاہور

۱۴۶ (ل) ۶۵۲

وصایا

ضروری نوٹ :- مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز صدر انجمن احمدیہ کی منظوری سے قبل صرف اس لئے شائع کی جارہی ہیں تاکہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو وہ پندرہ دن کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

۲- ان وصایا کو جو نمبر دیئے گئے ہیں نہ ہرگز وصیت نمبر نہیں ہیں بلکہ یہ مسل نمبر ہیں وصیت نمبر صدر انجمن احمدیہ کی منظوری حاصل ہونے پر دیئے جائیں گے۔

۳- وصیت کنندگان۔ سیکرٹری صاحبان مال اور سیکرٹری صاحبان وصایا اس بات کو نوٹ فرمالیں

(سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ)

مسل نمبر ۱۸۱۳۸

میں چوہدری عبدالرشید ولد چوہدری محمد حسین صاحب مرحوم قوم کھوکھر پیشہ ملازمت عمر ۴۲ سال پیدائشی احمدی ساکن ۱/۲۷ مارٹن روڈ کوارٹر ڈاک خانہ کراچی ۵ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۷ نومبر ۱۹۶۵ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری جائداد اس وقت حسب ذیل ہے :-

میرا ایک مکان 35 F ای۔ ای یا محمود آباد کالونی کراچی نمبر ۴ میں ہے جس کی قیمت اس وقت مبلغ چار ہزار روپے ہے اس کے علاوہ میری اور کوئی جائداد نہیں۔ میں اپنی مندرجہ بالا جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اگر اس کے بعد میں کوئی جائداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ میرا گزارہ ملازمت پر ہے۔ جس کے ذریعہ مجھے ۲۲۵/ روپے ملتی ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں داخل کرتا رہوں گا نیز میری وفات پر میری جس قدر جائداد ثابت ہوگی۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں بمد وصیت داخل یا حوالہ کرکے رسید حاصل کروں تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کردی جائے گی۔ میری یہ وصیت تاریخ منظوری وصیت سے نافذ فرمائی جائے

فقط ۱۷ نومبر ۱۹۶۵ء

العبد :- عبدالرشید بقلم خود مارٹن روڈ کراچی

گواہ شد :- عبدالرحیم ولد بخش رحمانی ولد حافظ عبدالرحمن سیکرٹری وصایا حلقہ مارٹن روڈ کراچی

گواہ شد :- شیخ رفیع الدین احمد مرکزی سیکرٹری وصایا جماعت احمدیہ کراچی۔

مسل نمبر ۱۸۱۳۹

میں بشریٰ صدیقہ زوجہ تاثیر احمدی صاحب قوم قریشی پیشہ خانہ داری عمر ۳۰ سال پیدائشی احمدی ساکن 3036 اے سینیڈ لائنز ڈاک خانہ کراچی نمبر ۳ ضلع کراچی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۱ دسمبر ۱۹۶۵ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائداد اس وقت حسب ذیل ہے (۱) میرا حق مہر بذمہ خاوند مبلغ پانچ ہزار روپے ہیں (۲) کانٹے طلائی تین جوڑی ۶ عدد گلوبند طلائی ۱ عدد انگوٹھیاں طلائی ۳ عدد۔ (۴) چوڑیاں طلائی چھ عدد۔ جملہ وزن ۵ تولے قیمت تین ہزار روپے ہے۔

اس کے علاوہ میری اور کوئی جائداد نہیں ہے میں اپنی مندرجہ بالا جائداد کے ۱/۳ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد میں کوئی اور جائداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ اس وقت میری کوئی آمد نہیں ہے۔ اگر کسی وقت میری آمد کا کوئی ذریعہ پیدا ہو جائے تو اس کے بھی ۱/۳ حصہ کی ادائیگی کی میں ذمہ دار ہوں گی۔ نیز میرے مرنے کے بعد میرا جس قدر جائداد ثابت ہوگی اس کے بھی ۱/۳ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں بمد وصیت داخل یا حوالہ کرکے رسید حاصل کرلوں تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کردی جائے گی

الامۃ :- بشریٰ صدیقہ۔

گواہ شد :- تاثیر احمدی خاوند موصیہ

گواہ شد :- شیخ رفیع الدین احمد مرکزی سیکرٹری وصایا جماعت احمدیہ کراچی۔

مسل نمبر ۱۸۱۴۰

میں حکیم سید محمد خیر البشر ولد ڈاکٹر سید امتیاز حسین صاحب قوم سید پیشہ ملازمت عمر ۴۲ سال پیدائشی احمدی ساکن کوارٹر نمبر ۱ فاز سرا ٹیز منیر ہرکیس ڈاک خانہ کراچی ۴ ضلع کراچی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۵ جنوری ۱۹۶۶ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں (۱) میری سکنی اراضی ۲ پلاٹ دس دس مرلے کے یعنی ایک کنال واقع محلہ دارالرحمت وسطی ربوہ میں ہیں۔ یہ دونوں پلاٹ میں نے مبلغ چھ ہزار روپے دے کر خریدے ہوئے ہیں یہ میری واحد ملکیت ہے اس کے علاوہ میری اور کوئی جائداد نہیں ہے۔ میں اپنی مندرجہ بالا جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اگر اس کے بعد میں کوئی اور جائداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔

(۲) میں ملازمت کرتا ہوں جس کے ذریعے مجھے ماہوار تنخواہ مبلغ بارہ سو بچھتر روپے ملتی ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں داخل کرتا رہوں گا۔ نیز میری وفات پر میری جس قدر جائداد ثابت ہوگی۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں بمد وصیت داخل یا حوالہ کرکے رسید حاصل کرلوں تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کردی جائے گی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ فرمائی جائے۔ العبد سید محمد خیر البشر گواہ شد شیخ رفیع الدین احمد مرکزی سیکرٹری وصایا جماعت احمدیہ کراچی گواہ شد حکیم الدین احمد

۴/۶۶-۱۷۹- پی اے سی- ایچ- ایس- کراچی ۲۹

پاکستان ویسٹرن ریلوے

ٹنڈر نوٹس

چیف کنٹرولر آف پرچیز پی ڈبلیو ریلوے ایمپریس روڈ لاہور کو مندرجہ ذیل ٹنڈروں کے سلسلے میں پیشکش مطلوب ہیں

نمبر شمار	ٹنڈر نمبر، سامان کی مختصر نوعیت اور مقدار	ٹنڈر فارم کی قیمت جس میں ڈاک کا خرچ بھی شامل ہے (ناقابل واپسی)	تاریخ فروخت	وصول کی تاریخ اور وقت	کھلنے کی تاریخ اور وقت
۱	۲	۳	۴	۵	۶
۱	PID/301-C/3-65 مختلف اقسام کا پرنٹنگ پیپر (۹ مدات) = ۳۶۷۲۵ رم تقریباً ۲۴۳ ٹن	۲۵ روپے	۳/۶۶ ۲۴ تا ۴/۶۶ ۲۱	۴/۶۶ ۲۳ ۸ بجے صبح	۴/۶۶ ۲۳ ۸½ بجے صبح
۲	P7/235-A/11-65 کاپر انگٹس = تقریباً ۸ ٹن	۱۰ روپے	۳/۶۶ ۳۱ تا ۴/۶۶ ۲۵	۴/۶۶ ۲۶ ۸ بجے صبح	۴/۶۶ ۲۶ ۸½ بجے صبح
۳	P5/4/4-66 فارمیکا شیٹس وغیرہ (۱۱ مدات)	۱۰ روپے	۳/۶۶ ۳۰ تا ۴/۶۶ ۲۶	۴/۶۶ ۲۷ ۸ بجے صبح	۴/۶۶ ۲۷ ۸½ بجے صبح
۴	P3/263/3-65 مختلف سائز کی ڈرل ٹوسٹ (۴۸ مدات)	۱۰ روپے	۳/۶۶ ۳۱ تا ۴/۶۶ ۲۷	۴/۶۶ ۲۸ ۸ بجے صبح	۴/۶۶ ۲۸ ۸½ بجے صبح

۲- ڈرائنگز اگر درکار ہوں بالقیمت -/۲ روپے فی شیٹ رائٹ آئٹم ؟ درخواست دے کر دفتر چیف کنٹرولر آف پرچیز سے حاصل کرسکتے ہیں۔

۳- ٹنڈر فارم (ناقابل منتقلی) چیف کنٹرولر آف پرچیز پی ڈبلیو ریلوے ہیڈ کوارٹرز آفس ایمپریس روڈ لاہور سے نیز دفتر ڈسٹرکٹ کنٹرولر آف پرچیز (انسپکشن) پی ڈبلیو ریلوے کراچی چھاؤنی سے جمعہ کے سوا تمام دفتری ایام میں صبح ۸ بجے سے ۱۲ بجے دوپہر تک مندرجہ بالا قیمت نقد ادا کرکے یا منی آرڈر بھیج کر حاصل کرسکتے ہیں۔ پوسٹل آرڈر، چیک، بنک ڈرافٹ، گارنٹی بانڈ، بنک ڈیپازٹ رسید اور نیشنل سیونگ سرٹیفکیٹ مذکورہ ٹنڈر فارم کی قیمت کے طور پر قبول نہیں کئے جائیں گے۔ پیشکشیں صرف ان ہی ٹنڈر فارموں پر قبول کی جائیں گی۔

ٹنڈران ٹنڈر دہندگان کی موجودگی میں کھولے جائیں گے جو حاضر ہونا چاہیں گے

IPR (L) 672

دوسرے مذاہب کے مقابلے میں اسلام کی ایک نمایاں فضیلت

اسلام صرف نیکی اختیار کرنے کی ہی نہیں بلکہ نیکیوں میں دوسروں سے آگے بڑھنے کی تعلیم دیتا ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالےٰ عنہ سورۃ البقرۃ کی آیت وَلِكُلٍّ وِجْهَةٌ هُوَ مُوَلِّيهَا فَاسْتَبِقُوا الْخَيْرَاتِ ط (آیت ۱۴۹) کی تفسیر بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں :۔

"درحقیقت اسلام اور دوسرے مذاہب میں جہاں اور بہت سے امتیازات ہیں جو اس کی فضیلت کو نمایاں طور پر ثابت کرتے ہیں۔ وہاں ایک بہت بڑا فرق یہ بھی ہے کہ دوسرے مذاہب صرف نیکی کی طرف بلاتے ہیں مگر اسلام استباق کی طرف بلاتا ہے۔ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے دنیا میں ہر قوم نے ایک ایک طرف اختیار کر لی ہے اور نیکی کی طرف سے اپنا مونہہ پھیر لیا ہے۔ وہ کہتے تو یہی ہیں کہ ہم نیکی کی طرف لے جاتے ہیں لیکن واقعہ میں ایسا نہیں کرتے پس ان کے اور اطراف کو اختیار کر لینے کی وجہ سے نیکی کی طرف بالکل خالی رہ گئی ہے۔ تم اس کو لے لو اور اوّل تو نیکی اختیار کرو اور پھر نیکیوں میں استباق کرو۔ اور دوسروں سے آگے بڑھنے کی کوشش کرو۔ اللہ تعالےٰ نے یہاں استباق کا لفظ رکھا ہے جس میں [illegible] پایا جاتا ہے کہ اگر دو آدمی سست روی سے جا رہے ہوں اور ایک ان میں سے کسی قدر آگے بڑھ جائے تو لغت کے اعتبار سے اس نے استباق کر لیا۔ اسی طرح ہر کام میں تھوڑا سا بڑھنے کا نام استباق رکھا جا سکتا ہے۔ لیکن دراصل اس لفظ میں انتہا درجہ کی سرعت اور تیزی سے آگے بڑھنے کا مفہوم پایا جاتا ہے۔ کیونکہ ہر شخص کے لئے یہ حکم ہے کہ وہ استباق کرے اب اگر ایک شخص کوشش سے کچھ آگے بڑھے تو دوسرے کے لئے بھی حکم ہے کہ وہ اس سے آگے بڑھے اور جب وہ اس سے آگے بڑھے گا تو پھر پہلے کو وہی حکم آگے بڑھنے کے لئے تیار کر دے گا۔ غرض ہر ایک کے لئے استباق کا حکم ہے۔ اور ہر شخص جہاں تک انسانی طاقت میں ہے ایک دوسرے سے آگے بڑھنے کی کوشش کرے گا اور اس طرح اس کی نیکیوں میں ترقی کرنے کی رفتار بہت تیز ہو جائے گی [illegible] تو فَاسْتَبِقُوا الْخَيْرَاتِ کی بجائے بعض اور الفاظ بھی رکھے جا سکتے تھے مثلاً فَاسْعَوْا بھی رکھا جا سکتا تھا مگر جو حقیقت فَاسْتَبِقُوا میں رکھی گئی ہے وہ کسی اور میں نہیں آ سکتی۔ درحقیقت اس جگہ قرآن کریم اسلام اور دیگر مذاہب کا مقابلہ کرتا ہے اور بتاتا ہے کہ تمام مذاہب خیرات کی طرف سے غافل ہیں اور خیرات کی حقیقت سے ناواقف ہیں۔ پس اس وقت مسلمانوں کے لئے موقعہ ہے کہ وہ آگے بڑھیں اور ایک دوسرے سے سبقت لے جانے کی کوشش کریں۔ یہ لفظ ایسا جامع ہے کہ جس سے بڑھ کر کسی مقصد اور مدعا کی طرف دوڑنے اور اسے جلدی حاصل کرنے کا مفہوم کسی اور لفظ سے ادا ہی نہیں ہو سکتا۔ ہو سکتا ہے کہ ایک شخص دوڑے مگر پوری طاقت سے نہ دوڑے جلدی کرے مگر جس قدر چاہیئے اس قدر جلدی نہ کرے لیکن استباق کے حکم کا اس وقت تک پورا ہونا ناممکن ہے جب تک کہ پورے زور اور پوری طاقت سے کام نہ لیا جائے۔ اس لئے کہ جب ایک شخص سے دوسرا بڑھتا ہے تو اُس کو بھی تو حکم ہے کہ آگے بڑھو۔ اس لئے وہ اس سے زیادہ تیزی سے بڑھے گا پھر پہلے کے لئے حکم آ جائے گا کہ تم آگے بڑھو۔ اور وہ اس سے زیادہ تیزی اختیار کرے گا حتی کہ جس قدر کسی میں طاقت اور ہمت ہو گی وہ سب اس میں صرف کر دے گا۔ پس استباق بظاہر اپنے اندر تیزی اور دوڑنے اور جلدی کرنے کے معنے نہیں رکھتا مگر حقیقت میں یہ لفظ اس قدر تیزی پر دلالت کرتا ہے کہ جس قدر کسی انسان کی طاقت میں ہوتی ہے۔ دوسرے مذاہب والے کہتے ہیں کہ نیکی کرو مگر اسلام کہتا ہے کہ نیکی کرو اور ایک دوسرے سے آگے بڑھو یہ کام کوئی معمولی کام نہیں ایک دو کا مقابلہ ہو تو کوئی بات بھی ہے لیکن یہاں تو لاکھوں کا مقابلہ ہے جب ایک دوسرے کے مقابلہ میں بھی تیاری کی ضرورت ہوتی ہے تو جہاں لاکھوں میں مقابلہ ہو وہاں کتنی بڑی تیاری کی ضرورت ہو گی۔ گھوڑ دوڑ میں دیکھ لو کتنی تیاری کی جاتی ہے جب لوگ اس میں حصہ لیتے ہیں تو کتنی کوشش اور تیاری کرتے ہیں۔ لیکن جہاں لاکھوں اور کروڑوں افراد ہوں وہاں تو جتنی تیاری کی ضرورت ہو سکتی ہے اسے ہر انسان آسانی کے ساتھ سمجھ سکتا ہے"

(تفسیر سورۃ البقرۃ صفحہ ۲۵۵)

افسوسناک وفات

نہایت افسوس سے لکھا جاتا ہے کہ مکرم چوہدری محبوب احمد صاحب پروپرائٹر "روز ٹ کیمیکل انڈسٹریز" سرگودہا مورخہ ۲۰ مارچ ۱۹۶۶ء بروز اتوار بذریعہ چناب ایکسپریس سرگودہا سے کراچی جاتے ہوئے ربوہ اور چنیوٹ کے درمیان اچانک دل کا دورہ پڑنے سے وفات پا گئے۔ اناللّٰہ وانا الیہ راجعون۔

مرحوم کی نعش لائل پور سے سرگودہا اور پھر ربوہ لائی گئی۔ مورخہ ۲۱ مارچ ۱۹۶۶ء کو نماز فجر کے بعد حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے نماز جنازہ پڑھائی۔ تدفین مکمل ہونے پر محترم جناب مرزا عبدالحق صاحب امیر جماعت ہائے احمدیہ سابق صوبہ پنجاب و بہاولپور نے قبر پر دعا کرائی۔

مرحوم بہت مخلص خاندان سے تعلق رکھتے تھے اپنی کاروباری مصروفیات کے ساتھ ساتھ مقامی جماعت میں دینی اور تنظیمی امور بھی بڑی محنت اور شوق سے سرانجام دیتے رہے۔ سرگودہا میں آپ اپنے حلقہ کے پریذیڈنٹ تھے علاوہ ازیں جماعت احمدیہ سرگودہا کے سیکرٹری اصلاح وارشاد کے فرائض بھی سرانجام دے رہے تھے مرحوم نے تین بیٹیاں اور چار بیٹے اپنی یادگار چھوڑے ہیں۔

احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالےٰ مرحوم کی مغفرت فرمائے اور جنت الفردوس میں اپنے خاص مقام قرب سے نوازے اور جملہ لواحقین کو صبر جمیل کی توفیق عطا کرتے ہوئے دین و دنیا میں ان کا حافظ و ناصر ہو۔ آمین۔

ربوہ میں صفائی کی مہم

۲۳ مارچ ۱۹۶۶ء سے پاکستان بھر میں صفائی کی طویل المیعاد مہم شروع ہو چکی ہے اس ملک گیر مہم کو کامیاب بنانا پاکستان کے ہر شہری کا اوّلین فرض ہے لہٰذا ربوہ کے معزز شہریوں سے اپیل کی جاتی ہے کہ صفائی کے لحاظ سے ربوہ کو مثالی شہر بنانے کے لئے نہ صرف یہ کہ ٹاؤن کمیٹی سے پرخلوص تعاون کریں بلکہ اپنے حلقہ کار ودائرہ اختیار میں لطافت وصفائی کا بہترین نمونہ پیش کریں۔ اس سلسلہ میں چند امور جن کی طرف توجہ دی جانی ضروری ہے یہ ہیں (۱) اپنے گھروں۔ دکانوں۔ دفتروں اور ان کے گردوپیش کو ہر قسم کی غلاظت سے پاک رکھیں۔ (۲) اپنے مکان کے قرب وجوار میں نہ خود غلاظت پھینکیں اور نہ کسی کو پھینکنے دیں۔ اگر آپ دیکھیں کہ کوئی خاکروب کمیٹی کے ڈسٹ بن کی بجائے کسی اور جگہ گندگی پھینک رہا ہے تو اس کی رپورٹ فوراً دفتر کمیٹی میں کریں۔ (۳) صفائی کی مہم کے سلسلہ میں مکھی مارنے کے لئے تمام محلہ جات میں مفت دوائی تقسیم کر دی گئی ہے اس دوائی کے محلول میں بوریاں بھگو کر اپنے گھروں میں رکھیں۔ اور مکھی کا مکمل صفایا کر دیں۔

(چیئرمین ٹاؤن کمیٹی ربوہ)

بقیہ صفحہ اوّل

کی سفارشات کے بارہ میں حضور کی طرف سے فیصلے صادر ہونے کے بعد مورخہ ۲۷ مارچ کو شوریٰ کے آخری اجلاس میں حضور نے نمائندگان سے ایک نہایت ایمان افروز اختتامی خطاب فرمایا جو غلبۂ اسلام کے ضمن میں آئندہ سال جاری ہونے والے نئے پروگراموں کی نہایت ایمان افروز تفصیلات پر مشتمل تھا۔ آخر میں حضور نے ایک پرسوز اجتماعی دعا کرائی اس طرح جماعت احمدیہ پاکستان کی ستائیسویں مجلس مشاورت تین بجے سہ پہر نہایت کامیاب اور خیر وخوبی سے اختتام پذیر ہوئی۔

مورخہ ۲۶ مارچ کی شام کو صدر انجمن احمدیہ کی طرف سے نمائندگان مجلس شوریٰ کی خدمت میں عشائیہ پیش کیا گیا جس کا اہتمام مکرم صاحبزادہ مرزا انور احمد صاحب افسر لنگر خانہ نے لنگر خانہ کی نئی عمارت میں کیا۔

ضروری اعلان

ایک پین (پارکر۔ رنگ سرخ) ۲۶/۲۷ مارچ کی رات کو کہیں کالج سے آتے ہوئے گر پڑا ہے۔ اگر کسی دوست کو ملا ہو تو ایڈیٹر الفضل کو پہنچا کر ممنون فرمائیں۔